۹۱۷۴
۴۲/۱/۲۱

نام/:Name محمد روح الامین

ولدیت یازوجیت/:Father's /H/W محمد نور الامین

جنس/Gender مرد

عمر/Age 28

شناختی کارڈ نمبر/:CNIC N0 793065562819

ای میل/:E-mail ramin014007@gmail.com

رابطہ نمبر/:Contact No 07409912239

ملک کا نام/:Country India

موجودہ پتہ/:Address Noor Manzil, Near New Madrasa, Chadheibhol, Mayurbhanj district, Odisha

عنوان/Subject کسی تحقیق سے ثابت موضوع حدیث کو آدابِ دین اور تعلیماتِ دین کے عنوان سے یاد کرنے کرانے کا حکم

مسئلہ یہاں تحریر کریں کسی تحقیق سے ثابت موضوع حدیث کو آدابِ دین اور تعلیماتِ دین کے عنوان سے یاد کرانا درست ہے؟ ایک روایت جس میں اکٹھے وہ چہل احادیث بیان کی گئی ہیں، جن کے یاد کرنے سے چہل احادیث کی فضیلت حاصل ہو جائے۔ أبو القاسم «زيد» بن عبد الله ابن مسعود الهاشمي ہیں، جن کے تعلق سے حافظ شمس الدین ذہبی نے یہ لکھا ہے:"زيد بن عبد الله بن مسعود الهاشمي، أبو القاسم. اتهم بوضع أربعين في الآداب قاله النباتي. قلت: هو أبو الخير بن رفاعة لا صبحه الله بخير. سمع منه تلك الأربعين الباطلة أبو الفتح سلم بن أيوب الرازي بالرى بعد الأربعمائة. وروى أبو الموفق محمد بن محمد النيسابوري عن زيد بن عبد الله بن محمد الزاهد شيخ البلوطيين، حدثنا إبراهيم بن حاتم التسترى، حدثنا علي بن الحسين بن إسحاق، حدثنا أبي، حدثنا محمد بن إبراهيم الشامي، عن محمد بن يوسف الفريابي، عن الثوري، عن ليث، عن مجاهد، عن سلمان، قال: سألت رسول الله ﷺ عن الأربعين حديثًا، فقال: من حفظها على أمتي دخل الجنة، وحشر مع الانبياء والعلماء، فقلت: يا رسول الله، أي الأحاديث هي؟ قال: أن تؤمن بالله واليوم الآخر والملائكة والكتاب والنبيين والبعث والحساب والموقف والشفاعة والقدر والوتر كل ليلة، ولا تعق والديك..إلى أن قال: ولا تقل للقصير يا قصير، وسرد ما بقى. وهذا كذاب. (ميزان الاعتدال – ٢ / ١٠٤) وتابعه ابن حجر العسقلاني في لسان الميزان وقال أخيرا: "وهذا كذب".

اس سلسلے میں دار الافتاء، دار العلوم دیوبند سے فتویٰ بھی لیا جا چکا ہے، جو "ایک موضوع حدیث" کے عنوان سے آن لائن بھی دستیاب ہے۔

اب اگر کوئی نرمی اختیار کرتے ہوئے یہ کہے کہ "اس تحقیق کی روشنی میں یہ روایت ثابت نہیں ہے؛اس لیے حدیث کے عنوان سے یاد کرانے سے اجتناب کیا جائے؛البتہ چونکہ اس کا مضمون تعلیماتِ اسلام پر مشتمل ہے تو اسے "آدابِ دین" اور "تعلیماتِ دین" کے عنوان سے یاد کرنے کرانے میں کچھ مضائقہ نہیں۔"تو کیا اس طرح کا جواب دینا مناسب ہے؟ کیوں کہ موضوع روایات تو ایسی بہت سی ہوں گی،جو تعلیماتِ اسلام پر ہی مشتمل ہوں۔ کیا اس طرح اگر کوئی نرمی اختیار کرے تو یہ موضوع روایات کی ترویج واشاعت میں معاون ومددگار ثابت ہونے کے دائرے میں نہیں آئے گا؟

کیا حقیقت میں اس طرح کی موضوع روایات کو(جن کا مضمون تعلیماتِ اسلام پر مشتمل ہو)حدیث کے علاوہ کسی اور عنوان سے یاد کرنے کرانے کی گنجائش ہے؟

جواب منسلک ہے۔

دار الافتاء
جامعہ دار العلوم کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصليًا

واضح رہے کہ سند کے اعتبار سے موضوع حدیث کا مفہوم اگر درست اور شریعت کے موافق ہو، اور وعظ و نصیحت یا سبق آموز باتوں پر مشتمل ہو تو اسے حدیث نبوی سمجھے بغیر اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہونے کا اعتقاد رکھے بغیر یاد کرنے اور یاد کرانے کی گنجائش ہے، جس طرح دوسرے لوگوں کے اقوال و فرمودات اور اچھی باتیں یاد کرنے کی گنجائش ہے۔

اور چونکہ اوپر ذکر کردہ وضاحت کی رعایت رکھنے سے موضوع روایات کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت نہیں ہوگی، اس لیے موضوع و منگھڑت احادیث پھیلانے اور حضور ﷺ پر جھوٹ بولنے کی وعید شامل نہیں ہوگی۔ تاہم یہ ضروری ہے کہ بیان کرتے ہوئے اسے حدیث کے طور پر بیان نہ کیا جائے۔

تاہم بہتر یہ ہے کہ موضوع احادیث کو لفظ بلفظ حفظ کرنے پر زیادہ توجہ دینے کے بجائے صحیح اور مستند احادیث یاد کرنے کی طرف اپنی توجہ مبذول کی جائے۔

الدر المختار مع حاشية ابن عابدين (رد المحتار) (١٢٨/١)

وأما الموضوع فلا يجوز العمل به بحال ولا روايته، إلا إذا قرن ببيانه.

وفي الشامية: (قوله: بحال) أي ولو في فضائل الأعمال. قال ط أي حيث كان مخالفا لقواعد الشريعة، وأما لو كان داخلا في أصل عام فلا مانع منه لا لجعله حديثا بل لدخوله تحت الأصل العام اهـ.

الجامع لأخلاق الراوي للخطيب البغدادي (٩٩/٢)

ومن روى حديثا موضوعا على سبيل البيان لحال واضعه والاستشهاد على عظيم ما جاء به والتعجيب منه والتنفير عنه ساغ له ذلك وكان بمثابة إظهار جرح الشاهد في الحاجة الى كشفه والإبانة عنه.

واللہ تعالی اعلم

الجواب صحیح
بندہ محمد عبداللہ عفی عنہ
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۴/ ربیع الثانی/۱۴۴۷ھ
۲۸/ ستمبر/۲۰۲۵ء

الجواب صحیح

عصمت اللہ نظامانی
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
یکم/ ربیع الثانی/۱۴۴۷ھ
۲۵/ ستمبر/۲۰۲۵ء

٥/٤/١٤٤٧ھ

الجواب صحیح
بندہ ابراہیم عیسی
۱/ ۴/ ۱۴۴۷ھ

دار الافتاء
فتوی نمبر ۲۰/۲۷۴۵
۶/ ربیع الثانی ۱۴۴۷ھ
۲۹/ ۲۰۲۵/۹